حلاج منصور

عبد مصطفیٰ محمد صابر اسماعیلی قادری

حضرت حسین بن منصور حلاج۔ ایک تحقیق

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

حلاج منصور
عبد مصطفیٰ محمد صابر اسماعیلی قادری
حضرت حسین بن منصور حلاج۔ ایک تحقیق
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

حضرت حسین بن منصور حلاج تیسری صدی کے مشہور بزرگ گزرے ہیں جن کے بارے میں مختلف قسم کی باتیں منقول ہیں۔ ہمیں ان کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں، اسے اختصار کے ساتھ یہاں نقل کریں گے۔

علما کے تین گروہ

حضرت حسین بن منصور حلاج کے بارے میں علما کے تین گروہ ہیں۔ ایک وہ ہیں جو انھیں کافر کہتے ہیں، دوسرے متوقفین جو ان کے بارے میں کچھ نہیں کہتے، نہ کافر کہتے ہیں اور نہ ولی مانتے ہیں تیسرے جو انھیں اللہ کا ولی مانتے ہیں۔

(دیکھیے فتاوی شارح بخاری، 136/2)

وہ ولی تھے

علامہ شریف الحق امجدی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ صحیح یہی ہے کہ وہ ولی عارف باللہ تھے، غلبۂ سکر میں ان کی زبان سے "انا الحق" نکل گیا تھا جس پر وہ معذور ہیں۔ حضرت ملا علی قاری نے شفا شریف کی شرح میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا فرمایا:

عشر حلاج ولم یکن فی عهده من یأخذ یده ولو کان فی عهدی لاخذت یده	حلاج پھسل گیا، ان کے زمانے میں کوئی ایسا نہیں تھا جو اس کی دستگیری کرتا، اگر وہ میرے زمانے میں ہوتا تو ضرور اس کی دستگیری کرتا۔

(فتاوی شارح بخاری، ج2، ص156)

منصور حلاج پر کفر کا فتوی؟

حضرت حسین بن منصور حلاج جس عہد میں تھے اس عہد میں فرقۂ باطنیہ کا بہت زور تھا۔ "حق" اللہ کے اسمائے حسنی میں سے ہے، اس کا ظاہر معنی ہے (لہذا) اب "انا الحق" کہنا دعوہ الوہیت کے

مرادف ہوا۔ علماے ظاہر جو حضرت حسین بن منصور کی حقیقت سے واقف نہیں تھے انھوں نے یہی سمجھا کہ یہ فرقۂ باطنیہ کا کوئی داعی ہے اس لیے ان کے قتل کرنے کا فتوی دیا۔

(فتاوی شارح بخاری، 138/2)

جنید بغدادی کا فتوی

اس وقت حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالی بھی تھے، انھوں نے شروع میں حضرت حسین بن منصور کے قتل کے فتوے پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا مگر جب یہ عرض کیا گیا کہ اگر منصور کو چھوڑ دیا گیا تو فرقۂ باطنیہ کو تقویت ہوگی اور دین میں رخنہ پیدا ہو جائے گا تو انھوں نے جامۂ فقر اتار کر علما کا لباس زیب تن فرمایا اور اس فتوے پر دستخط فرمائی۔

(فتاوی شارح بخاری، 138/2)

کفر ظاہر ہے

جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے، حضرت حسین بن منصور کا کفر ثابت ہے، اسی وجہ سے بعد کے بھی بہت سے علمانے ان کو کافر ہی مانا یہاں تک کہ خاتم الحفاظ، علامہ جلال الدین سیوطی کا بھی رجحان یہی ہے مگر چوں کہ حضرت حسین بن منصور اس وقت مجذوب تھے، اس لیے بہت سے علما ان کے بارے میں متوقف رہے (یعنی خاموش رہے) اور بہت سے علمانے ان کو عارف باللہ مانا (غوث اعظم کا ایک ارشاد ہم نقل کر چکے جو کہ نسیم الریاض فی شرح شفا للقاضی عیاض 538/4 میں موجود ہے)

(فتاوی شارح بخاری، 138/2)

غوث پاک کے ارشاد میں فائدہ

حضور غوث اعظم کے مذکورہ فرمان میں لفظ "عثر" بتا رہا ہے کہ ان سے لغزش ہوئی، غوث اعظم کا یہ ارشاد علماے ظاہر و باطن دونوں کے لیے حجت ہے اور آگے جو کچھ فرمایا وہ اس کی دلیل ہے کہ باطن ان کا صادق تھا اس کی تاویل یہی ہے کہ وہ مجذوب تھے، حالتِ جذب میں غیر اختیاری طور پر ان سے

یہ جملہ صادر ہوا، حکمِ شریعت ظاہر پر ہے اس لیے ظاہر کے مطابق سزا دی گئی لیکن مجذوب (1) کی عقلِ تکلیفی باقی نہیں رہتی اس لیے وہ حقیقت میں معذور ہوتے ہیں اور ان کا حال صادق ہوتا ہے، اس لیے ان کے ساتھ اعتقاد رکھا جاتا ہے۔

حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی کے قول کے مطابق مجذوب مثلِ شجرِ طوبیٰ کے بے اختیار ہوتے ہیں جیسے درخت نہ حرکت کرتا ہے نہ سکون، نہ اس میں کوئی آڑ ہوتی ہے لیکن شجرِ طوبیٰ سے "انی انا اللہ" سنائی دیا اسی طرح مجذوب بے اختیار محض ہوتا ہے، اس کا قول و فعل (اس کا) نہیں ہوتا ہے۔
(فتاوی شارح بخاری، 138/2)

(1) حالت جذب، حالت سکر اور شطحیاتِ اولیا کو تفصیل سے پڑھنے کے لیے ہمارا رسالہ "لاالہ الا اللہ چشتی رسول اللہ" ملاحظہ فرمائیں جہاں ہم نے اس مسئلے پر علمائے اہل سنت کی تحقیقات کو نقل کیا ہے۔

کافر ہیں یا مسلمان؟

علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں کہ حضرت منصور حلاج رضی اللہ تعالی عنہ بلا شک مسلمان تھے اور عالمِ ربانی، صوفی و حقانی تھے۔ حضرت علامہ ابن حجر کے فتاوی حدیثیہ میں ہے:
و ممن اعتمد ھذا المسلك الشبھات السھروردی المجمع علی امامته فی العلوم الظاھرة والباطنة فی عوارفه حیث قال وما حکی عن ابی یزید رضی اللہ عنه من قوله سبحانی... الخ (فتاوی اجملیہ، 296/1)

علامہ ابن حجر اور منصور حلاج

حضرت منصور حلاج کے قول "انا الحق" (میں حق ہوں) کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی (متوفی 974ہجری) لکھتے ہیں:

حضرات عارفین پر کچھ ایسے اوقات آتے ہیں جن میں ان پر علم و بصیرت کی آنکھ کے ساتھ شہودِ حق کا غلبہ ہو جاتا ہے، جب ان کے حق میں یہ شہود کامل و تمام ہو جاتا ہے تو وہ ہر چیز سے حتی کہ اپنی ذوات و نفوس سے بھی بے خبر ہو جاتے ہیں سوائے حق تعالیٰ کے انھیں کسی کا شعور باقی نہیں رہتا پس

ایسی حالت میں وہ اس قربِ اقدس کی زبان پر گفتگو کرتے ہیں، جس قربِ اقدس سے ان کو نوازا گیا ہوتا ہے اور جس کی طرف اس حدیث قدسی میں اشارہ کیا گیا ہے:

جب میں اپنے بندے سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماع اس کی آنکھ، اس کا ہاتھ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں۔

(صحیح ابن حبان، ج2، ص58، ر347)

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات اقدس کے لیے جو چیز ثابت فرمائی ہے اس حال میں صوفیاے کرام اس کو اپنی ذوات کے لیے بطریق ابہام ثابت کرتے ہیں، اس کو وہ نہ بطریق حقیقت ثابت کرتے ہیں اور نہ تو اس اتحاد کے معنی میں ثابت کرتے ہیں جو عین کفر و الحاد ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے عارفین کو محفوظ رکھا ہوا ہے بلکہ اس اتحادِ شہود کے معنی میں ثابت کرتے ہیں جو شہود صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کی طرف حکم راجع کرتا ہے۔

"انا الحق" نہیں کہا۔ اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ حضرت حسین بن منصور حلاج قدس سرہ جن کو عوام منصور کہتے ہیں، منصور ان کے والد کا نام تھا اور ان کا اسم گرامی حسین، آپ اکابر اہل حال سے تھے، ان کی ایک بہن ان سے بدرجہا مرتبۂ ولایت و معرفت میں زائد تھی، وہ آخر شب کو جنگل تشریف لے جاتی اور یاد الٰہی میں مصروف ہوتی ایک دن ان کی آنکھ کھلی، بہن کو نہ پایا، گھر میں ہر جگہ تلاش کیا، پتا نہ چلا، ان کو وسوسہ گزرا، دوسری شب قصداً سوتے میں جان ڈال کر جاگتے رہے، وہ اپنے وقت پر اٹھ کر چلی گئی، یہ آہستہ آہستہ پیچھے ہو لیے، دیکھتے رہے (دیکھتے ہیں کہ) آسمان سے سونے کی زنجیر میں یاقوت کا جام اترا اور ان کے دہنِ مبارک (یعنی منھ) کے برابر آ لگا، انھوں نے پینا شروع کیا، ان سے صبر نہ ہو سکا کہ یہ جنت کی نعمت نہ ملے، بے اختیار کہہ اٹھے کہ بہن! تمھیں اللہ کی قسم کہ تھوڑا میرے لیے چھوڑ دو، انھوں نے ایک جرعہ (یعنی ایک گھونٹ) چھوڑ دیا، انھوں نے پیا، اس کے پیتے ہی

ہر جڑی بوٹی، ہر در و دیوار سے ان کو یہ آواز آنے لگی کہ کون اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہماری راہ میں قتل کیا جائے، انھوں نے کہنا شروع کیا: انا الاحق یعنی بیشک میں اس کا سب سے زیادہ حقدار ہوں لوگوں کے سننے میں آیا "انا الحق" (یعنی میں حق ہوں)، وہ لوگ دعوہ خدائی سمجھے اور یہ کفر ہے اور مسلمان ہو کر جو کفر کرے، مرتد ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے۔ (فتاوی رضویہ، 400/26)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ حضرت حسین بن منصور "انا الحق" نہیں کہتے تھے بلکہ: انا الاحق میں احق (زیادہ مستحق ہوں) ابتلاے الہی کے لیے سامعین کے فہم کی غلطی تھی، لوگوں نے کچھ سنا اور جو منظور تھا واقع ہوا۔ (فتاوی رضویہ، 628/29)

حلاج کیوں کہتے ہیں؟

علامہ مفتی غلام رسول لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ منصور کا نام حسین بن منصور ہے، آپ کی کنیت ابو المغیث ہے آپ سوز و سکر اور شوق و مستی میں اپنی مثال آپ ہیں، آپ کی بے شمار تصانیف ہیں جو کہ فصاحت اور بلاغت کے علاوہ اسرار اور رموز پر مشتمل ہیں، آپ بہت بڑے عابد تھے، رات اور دن میں چار سو رکعت نفل پڑھا کرتے تھے اور مشکوک کھانا نہیں کھاتے تھے اور ہر نماز کے لیے غسل فرمایا کرتے۔

آپ کو حلاج اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک جگہ سے گزرے جہاں روٹی اور کپاس پڑی ہوئی تھی، اس کی طرف اشارہ کیا تو روٹی اور بنولے علاحدہ علاحدہ ہو گئے، عرب کہتے ہیں:

حلج القطن

اس نے روٹی کو دھن کر بنولے نکالے۔ (منجد، ص 275)

بایں مناسبت آپ کو حلاج کہا گیا ہے، آپ کے واقعات میں ہے کہ جب آپ پر حالتِ سکر اور جذب کا غلبہ ہوا اور مقامِ فنا فی اللہ تک رسائی ہوئی تو آپ کی زبان سے کلمہ "انا الحق" صادر ہوا، حاکم بغداد کے پاس شکایت کی گئی تو اس وقت کے علما اور فقہا نے قتل کا فتوی دیا۔

علی بن عیسی وزیر نے آپ کو جیل میں بھیج دیا، آپ جب جیل میں پہنچے تو ایک رات آپ نے انا الحق کا نعرہ مارا تو جیل کی دیواریں پھٹ گئیں اور ایک مرتبہ نعرہ مارا تو وہاں موجود قیدیوں کے پیروں میں جو زنجیریں تھیں وہ بھی ٹوٹ گئیں اور آپ نے قیدیوں کو حکم دیا کہ قید کھانے سے نکل جاؤ، قیدیوں نے عرض کی کہ آپ بھی تشریف لے چلیں، فرمایا: مجھے نہیں جانا تم چلے جاؤ۔

آپ کی وفات 309 ہجری 24 ذوالقعدہ کو ہوئی۔ (تاریخ الاولیا، 272) (فتاوی جماعتیہ، 381)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور منصور حلاج

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ جہاں تک ابن منصور کا تعلق ہے تو ان کے بارے میں ابو سعید خرز نے یہ رائے دی:

کان اوحد زمانہ یکن فی عہدہ من الشرق الی الغرب مثلہ	ابن منصور میدان وحدت میں یگانہ روزگار تھے اور ان کے زمانے میں مشرق سے مغرب تک ان کے پائے کا کوئی آدمی نہ تھا۔

اسی وجہ سے ان پر توحید کا ایسا غلبہ ہوا کہ وہ پیچھے نہ ہٹے مگر مناسب بات تو یہ ہے کہ ابن منصور نے خود توحیدِ حقیقی کے راز کو نہیں پایا تھا کیوں کہ وہ اپنے قول انا الحق پر ہمیشہ قائم رہے جب کہ تجلی برقی آن واحد کی طرح ہے۔

مزید فرماتے ہیں کہ اگر انا الحق کہنے والے امکان کے پردوں میں پوشیدہ ہے تو وہ جھوٹا ہے اور دائرہ فرعونیت میں داخل ہو جاتا ہے اور اگر اس کی جہت امکان مغلوب ہو گئی تو وہ معذور ہے۔

(دیکھیے انفاس العارفین، ص 230)

حضرت داتا علی ہجویری اور منصور حلاج

حضرت سید علی ہجویری علیہ الرحمہ نے بھی **کشف المحجوب** میں ان کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت حلاج ابتدا میں سہل بن عبداللہ تستری کے مرید ہوئے پھر بغیر اجازت لیے

ان کے پاس سے چلے گئے اور عمر بن عثمان کی صحبت اختیار کر لی پھر ان کے پاس سے بھی بغیر اجازت کے چلے گئے اور حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر انھوں نے قبول نہ کیا، اس بنا پر مشائخ ان کو معذور گردانتے ہیں۔

حضرت شبلی نے فرمایا:

انا و الحلاج فی شیء واحد فخلصنی جنونی واھلکہ عقلہ	میں اور حلاج دونوں ایک ہی راہ کے راہی ہیں، مجھے میری وارفتگی نے نجات دی اور ان کو ان کی عقل نے خراب کر دیا

اسی طرح اور اکابر کے احوال ان کی حمایت میں ذکر کیا ہے، اہل سنت میں کچھ لوگ ان کے کلمات کا رد کرتے ہیں جو امتزاج و اتحاد کی تعبیر میں ہے، یہ الفاظ اگر چہ تعبیر و بیان میں برے ہیں لیکن مفہوم و معنی میں اتنے برے نہیں ہیں اس لیے کہ مغلوب الحال میں تعبیر کی قدرت نہیں ہوتی حاصل یہ ہے کہ ان کے کلام کو مقتدی نہ بنایا جائے، اس لیے وہ اپنے حال میں مغلوب تھے، متمکن نہ تھے الحمدللہ حضرت حسین بن منصور حلاج مجھے دل سے مرغوب و محبوب ہیں لیکن ان کا طریق کسی اصل پر قائم نہیں اور نہ کسی حال پر ان کی استقامت ہے، مجھے ابتداے ظہور کے وقت ان سے بہت تقویت ملی ہے، میں نے ان کے کلام کی شرح لکھی ہے اور اپنی کتاب منہاج العابدین میں ان کی ابتدا و انتہا کا ذکر کیا ہے۔

(ملتقطاً، کشف المحجوب، 222-219 بہ حوالہ ماہنامہ پیغام شریعت)

نکات

علامہ مفتی فیضان المصطفی قادری اپنے مضمون کے آخر میں نکات بیان کرتے ہیں کہ:

﴿1﴾ عام تذکرہ نگاروں نے یہی لکھا ہے کہ حضرت حلاج "انا الحق" کہتے تھے، اس کی تاویل اعلیٰ حضرت نے یہ فرمائی کہ "انا الحق" نہیں بلکہ "انا الاحق" کہتے تھے، یہ تاویل ممکن ہے اکابر سے ماخوذ ہو لیکن ہمیں یہ نکتہ اعلیٰ حضرت کے یہاں ملا، ظاہر ہے بہن کا جو واقعہ اعلی حضرت نے ذکر کیا، اس پر "انا الحق" کی بجائے "انا الاحق" کا ہی مفہوم بنتا ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر وہ "انا الحق" کہتے ہی نہ تھے تو سرے سے ان پر کوئی الزام ہی نہیں۔

﴿2﴾ ہو سکتا ہے کہ حضرت حلاج کے مقامات کا جو قائل ہو وہ ان فقہا کی اس جماعت کی مذمت شروع کر دے جس نے ان کے قتل کا فتوی دیا مگر اس معاملے میں اعلی حضرت کے کلمات اس قدر اعتدال پر ہیں کہ قاری کو اس جماعت کے خلاف زبان کھولنے کا موقعہ نہیں دیتا کہ حضرت حلاج کے جو باطنی احوال تھے ویسے ہی کلمات ان کی زبان سے نکلے اور جماعتِ فقہا نے جیسا سنا ویسا فیصلہ دیا چناں چہ اعلی حضرت نے بڑا برمحل شعر ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ شرعی فتوے کی بنیاد پر کبھی پانی پینا بھی جرم ہو جاتا ہے اور کبھی خون بہانا بھی جائز۔

﴿3﴾ بلکہ اعلیٰ حضرت کی عبارت سے تو یہ وضاحت ہوتی ہے کہ اس جماعتِ فقہا کے ذریعے رب تعالیٰ نے حضرت حلاج کے مطلوب و مدعا میں ان کی مدد کی کیوں کہ آواز تو آتی تھی کہ کون ہے جو ہماری رسی میں قتل ہو؟ اس پر آپ نے "انا الاحق" کہ کر راہِ خدا میں اپنی جان کی قربانی پیش کر دی..... (مزید آگے لکھتے ہیں کہ) فقہا نے تو ان کے قتل کا فتوی دیا تھا لیکن حکام نے انھیں ہزار کوڑے لگوائے پھر ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے پھر سر قلم کیا گیا پھر کئی دنوں تک ان کا سر راہ عام پر رکھ کر لوگوں کو دکھایا گیا اور ان کے جسم کو آگ میں جلا کر رکھ دیا گیا اور راکھ کو دریۂ دجلہ میں بہا دیا گیا۔

یہ سب کچھ عباسی خلیفہ مقتدر باامر اللہ اور اس کے وزیر کے اشارے پر ہوا، دیکھنے والوں نے بتایا کہ جب ان کے اعضا کاٹے جاتے تو کوئی آہ و کراہ نہ کرتے بلکہ احد احد کی آواز بلند کرتے تھے، اس سے پہلے قید خانے میں تیرہ بیڑیاں پیروں میں ڈالی گئی تھی پھر بھی شب و روز ہزار رکعتیں نفل ادا کرتے تھے، یہ سب راہِ خدا میں قربانی کی عجیب و غریب مثال ہے۔

﴿4﴾ اعلی حضرت ان کا ذکر اس طرح کرتے ہیں جیسے خود بھی ان کے فیض یافتہ یا ان کے فیوض و برکات کے متمنّی ہیں، جیسا کہ ان کے ذکر میں: سیدی، قدسنا اللہ باسرارھم جیسے کلمات بہت واضح طور پر محسوس کیے جا سکتے ہیں۔

(ملخصًا، ماہنامہ پیغام شریعت، فروری 2018، تحریر: حضرت حسین بن منصور حلاج اور امام احمد رضا)

دیوبندی عالم، رشید احمد گنگوہی اور منصور حلاج

دیوبندی عالم، رشید احمد گنگوہی سے جب حضرت منصور حلاج کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواب دیا گیا کہ منصور معذور تھے، بے ہوش ہو گئے تھے، ان پر فتویٰ کفر کا دینا بے جا ہے، ان کے بارے میں سکوت چاہیے، اس وقت دفع فتنہ کے واسطے قتل کرنا ضروری تھا۔

ایک اور سوال کے جواب میں تحریر ہے کہ بندے (میرے) نزدیک وہ ولی تھے اور منازل ولایت سے بندہ ناواقف ہے اور بزرگوں کے درجات کو جاننا کام میرا اور آپ کا نہیں اور کلام اپنے مرتبہ سے کرنا لازم ہے، نہ اعلیٰ اپنے حال سے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص248)

اہل حدیث، حافظ زبیر علی زئی کی تنقید

ایک اہل حدیث، حافظ زبیر علی زئی نے حضرت منصور حلاج پر بہت سخت جرح کی ہے اور ایک طرفہ موقف بیان کر کے باقی سب کو باطل قرار دیا ہے جیسا کہ اس مکتبۂ فکر کے بارے میں مشہور ہے، یہ اپنے مطلب کی باتوں کو لے کر باقی سب کو ضعیف اور موضوع کہہ کر نکل جاتے ہیں، یقیناً یہ اعتدال پسندی کے خلاف ہے۔

زبیر علی زئی لکھتا ہے کہ حسین بن منصور حلاج جسے جاہل لوگ منصور الحلاج کے نام سے یاد کرتے ہیں.... (اس ایک عبارت میں ہی ان سب کو جاہل قرار دے دیا جنھوں نے منصور الحلاج کے نام سے یاد کیا) آگے جرح کرتے ہوئے اور بھی بہت سی باتیں لکھی ہیں۔
(فتاویٰ علمیہ، زبیر علی زئی، 161/1)

آخری باتیں

حضرت منصور حلاج کے بارے میں اگرچہ اختلاف موجود ہے، بعض نے ان پر جرح کی ہے اور ان کے پاس بھی دلائل موجود ہیں لیکن کئی اکابر محققین ان کے نہ صرف ایمان بلکہ ان کے مقامات کے

قائل ہیں اور ان کے اقوال کی حتی الامکان تاویل کرتے ہیں اور یہی موقف یہاں زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے جو اعتدال کے قریب ہے۔ ہمیں اللہ کی توفیق سے ان چند صفحات میں کچھ معلومات کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جس سے امتِ مسلمہ اپنے علم میں اضافہ کر سکے، اللہ تعالیٰ قبول فرمالے تو کافی ہے، آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ میں درجۂ مقبولیت عطا فرمادے اور اسے ہمارے لیے ذریعۂ بخشش بنادے۔

ایک نصیحت پہ اختتام

امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ جب تم غور کروگے تو جان لوگے کہ تمھاری سب سے بڑی دشمن خواہش ہے جو کے نفس کی صفت ہے، یہی وجہ ہے کہ حضرت منصور حلاج کو پھانسی دیتے وقت جب تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

یہ تمھارا نفس ہے، اگر تم اسے مشغول نہ رکھوگے تو یہ تمھیں مشغول کردے گا۔

(احیاء العلوم، 286/4)

ہماری اردو کتابیں:

(1) بہار تحریر-عبد مصطفی آفیشل

علمی تحقیقی اور اصلاحی تحریروں پر مشتمل ایک گلدستہ جس کے اب تک چودہ حصے شائع ہو چکے ہیں۔ ہر حصے میں پچیس تحریریں ہیں جو مختلف موضوعات پر ہیں۔

(2) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی حوالوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا جائز نہیں ہے۔

(3) اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں حضرت بلال کے اذان نہ دینے پر سورج نہ نکلنے کا ذکر ہے۔

(4) عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی احباب کے مضامیں شامل کیے گئے ہیں جو عشق مجازی کے تعلق سے ہیں، عشق مجازی کے مختلف پہلوؤں پر یہ ایک حسین سنگم ہے۔

(5) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی آفیشل

اس مختصر سے رسالے میں گانے بجانے کی مذمت پر کلام کیا گیا ہے اور گانوں کے کفریہ اشعار بیان کئے گئے ہیں جسے پڑھ کر کئی لوگوں نے گانے بجانے سے توبہ کی ہے۔

(6) شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک مشہور واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے جس میں حضرت غوث اعظم کی شب معراج ہمارے نبی علیہ السلام سے ملنے کا ذکر ہے۔

(7) شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں ایک واقعے کی تحقیق پیش کی گئی ہے جس میں معراج کی شب حضور نبی کریم علیہ السلام کا نعلین پہن کر عرش پر جانے کا ذکر ہے۔

(8) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں حضرت اویس قرنی کے اپنے دندان شہید کر دینے والے واقعے کی تحقیق بیان کی گئی ہے اور ساتھ یہ بھی کہ اللہ کے آخری رسول علیہ السلام کے دندان شہید ہوئے تھے یا نہیں اور ہوئے تو اس کی کیفیت کیا تھی اور کئی تحقیقی نکات شامل بیان ہیں۔

(9)ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مجموعہ ہے ان فتاوی کا جو حضرت علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ نے ڈاکٹر طاہر القادری کے لیے لکھے ہیں، یہ فتاوی ڈاکٹر طاہر القادری کی گمراہی ثابت کرتے ہیں۔

(10)مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ تقریر کرنے کا اہل کون ہے، یہ کس کے لیے جائز ہے اور ایک مقرر کے اندر کون کون سی باتیں ہونی چاہییں۔

(11)غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں کئی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کے علاوہ بھی ترضی (یعنی رضی اللہ تعالی عنہ) کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(12)اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں موجود فروعی اختلافات کے حوالے سے ہے، اس میں اس بات کا بیان ہے کہ جب کبھی علماے اہل سنت کے مابین کوئی مسئلہ اختلافی ہو جائے تو اس میں کیسی روش اختیار کی جانی چاہیے۔

(13)چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی آفیشل

واقعات کربلا کے حوالے سے اہل سنت میں بے شمار واقعات ایسے آ گئے ہیں جو شیعوں کی پیداوار ہیں، اس رسالے میں ہم نے چند واقعات کی تحقیق پیش کی ہے جو کہ اپنی نوعیت کا منفرد کام ہے، اس تحقیقی رسالے میں کئی علمی نکات مرقوم ہیں۔

(14)بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر

عورتوں کی زندگی میں پیدائش سے لے کر نکاح اور پھر بعدہ کے معاملات کی اصلاح کے لیے اس رسالے کو ایک الگ انداز میں لکھا گیا ہے۔

(15)سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں جنسی تعلقات اور اس حوالے سے جدید مسائل پر یہ رسالہ بڑے ہی عام فہم انداز میں لکھا گیا ہے اور آسان ہونے کے ساتھ ساتھ یہ رسالہ دلائل سے بھی مزین ہے۔

(16) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی آفیشل

حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق مشہور واقعات کی تحقیق پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے، کئی حوالوں سے اصل روایات اور ان کی کیفیت کو انبیا کی عظمت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیا گیا ہے۔

(17) عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ

عورت کے جنازے کو کون کون دیکھ سکتا ہے؟ کون کون کندھا دے سکتا ہے؟ کیا شوہر کندھا نہیں دے سکتا؟ اور ایسے کئی سوالات کے جوابات آپ کو اس رسالے میں ملیں گے۔

(18) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی آفیشل

ایک عاشق کی بڑی دل چسپ کہانی ہے جس میں مزاح ہے، تفریح ہے، سبق ہے اور عبرت ہے۔ اس واقعے کو علامہ ابن جوزی کی کتاب ذم الھوی سے لیا گیا ہے۔

(19) آئیے نماز سیکھیں-عبد مصطفی آفیشل

اس کتاب میں نماز پڑھنے اور اس سے متعلق زیادہ سے زیادہ مسائل کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصطلاحات کو آسان انداز میں بیان کیا گیا ہے، اس کے اگلے حصوں پر بھی کام جاری ہے۔

(20) قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں اس بات کی تفصیل بیان کی گئی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو ماں کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا یا باپ کے نام سے

(21) محرم میں نکاح-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں بیان کیا گیا ہے کہ ماہ محرم الحرام میں بھی نکاح جائز ہے اور اسے ناجائز کہنا بالکل غلط ہے، محرم میں غم منانا یہ کوئی اسلامی رسم نہیں اور چاہے گھر بنانا ہو یا مچھلی، انڈہ اور گوشت وغیرہ کھانا سب محرم میں جائز ہیں۔

(22) روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اہل سنت میں مشہور روایتوں کی تحقیق پر مشتمل ہے، اس میں روایتوں کی تحقیق بیان کی گئی ہے۔ صحیح روایتوں کی صحت پر اور باطل روایتوں کے موضوع و بے اصل ہونے پر دلائل پیش کیے گئے ہیں، اس کے اور بھی حصوں پر کام

جاری ہے۔

(23)روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا دوسرا حصہ ہے،اس کے اور بھی حصوں پر کام جاری ہے۔

(24)بریک اپ کے بعد کیا کریں ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ ان نوجوانوں کے لیے لکھا گیا ہے جو عشق مجازی میں دھوکا کھا کر اپنی زندگی کے سفر کو جاری رکھنے کے لیے راہ تلاش کر رہے ہیں۔

(25)ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سچی کہانی ہے، ایک نکاح کی کہانی، اس میں جہاں اسلامی طریقے سے نکاح کو بیان کیا گیا ہے وہیں اس پر عمل کی کوشش بھی کی گئی ہے، ہے تو یہ ایک کہانی پر اس میں آپ تحقیقی نکات بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

(26)کافر سے سود-عبد مصطفی آفیشل

اس رسالے میں آپ پڑھیں گے کہ ایک کافر اور مسلمان کے درمیان سود کی کیا صورتیں ہیں ؟ اور ساتھ ہی لون، بینک اور ڈاک سے ملنے والے منافع پر علماے اہل سنت کی تحقیق بھی شامل رسالہ ہے۔

(27)میں خان تو انصاری-عبد مصطفی آفیشل

اسلام میں قوم، ذات اور برادری وغیرہ کی اصل پر یہ ایک تحقیقی کتاب ہے، اس مساوات کو قائم کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے، کفو کے مسئلے پر تحقیقی مواد بھی شامل کتاب ہے۔

(28)روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی آفیشل

یہ روایتوں کی تحقیق کا تیسرا حصہ ہے، اس کے دو حصوں کا ذکر ہم کر آئے ہیں، اس کے چوتھے حصے پر کام جاری ہے۔

(29)جرمانہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ مالی جرمانے کے متعلق لکھا گیا ہے۔ مالی جرمانہ فقہ حنفی میں جائز نہیں ہے اور اسے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔

(30)لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ ؟-عبد مصطفی آفیشل

یہ رسالہ اولیا کی ایک خاص حالت کے بیان میں ہے جسے "سکر" اور "شطحیات" وغیرہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس تعلق سے اہل سنت کے معتدل موقف کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ان کے لیے دعوت فکر ہے جو افراط و تفریط کے شکار ہیں۔

(31)تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی

یہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا بریلوی کی کتاب شمول الاسلام پر تخریج ہے۔

(32)اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی

اس کتاب میں اصلاح معاشرہ کے لیے احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اصلاح معاشرہ کے حوالے سے یہ ایک اچھی کتاب ہے۔

(33)کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل

یہ الحاج اویس رضا قادری پاکستانی کے کلام کا مجموعہ ہے۔

(34)مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی

اس کتاب میں تقریباً سات سو سوال جواب ہیں۔ روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے مسائل کثرت سے موجود ہیں۔ فقہ حنفی کی روشنی میں مسائل کو بڑے اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(35)اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی

یہ مختصر سا رسالہ ایک اہم پیغام پر مشتمل ہے کہ علما و عوام سب کو چاہیے کہ لاعلمی کا اعتراف کرنے کی عادت ڈالیں اور جہاں علم نہ ہو وہاں تکلف کر کے جواب نہ دیتے ہوئے کہہ دیا جائے کہ میں نہیں جانتا۔

(36)سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی آفیشل

یہ ایک سفر نامہ ہے، ہندستان کے پانچ بلاد کے سفر کے احوال پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے جہاں آپ پانچ بلاد کے متعلق معلومات حاصل کریں گے وہیں کئی علمی نکات بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔

ABOUT US

Abde Mustafa Official is a team from **Ahle Sunnat Wa Jama'at** working since 2014 on the Aim to propagate **Quraan and Sunnah** through electronic and print media.

We are :

blogging, publishing books and pamphlets in multiple languages on various topics, running a special matrimonial service for Sunni Muslims.

Visit our official website :

www.abdemustafa.in

about thousands of articles & 200+ pamphlets and books are available in multiple languages.

E Nikah Matrimony

if you are searching a Sunni life partner then **E Nikah** is a right platform for you.

Visit **www.enikah.in**

Or join our Telegram Channel

t.me/enikah (search "E Nikah Service" in Telegram)

Follow us on Social Media Networks :

/abdemustafaofficial

For more details WhatsApp **+91 91025 20764**

OUR BRANDS :